پر مری زیست کے مالک
مرے اپنے آقا
غار کے لب پہ
یہ ناپاک و نجس قدموں کی آہٹ ظالم
دلِ پُر خوں میں
اٹھا دیتی ہے ہر سُو طوفاں
اور اب عمرِ دو روزہ کی بس
ایک ہی خواہش یا رب
پائے صدیق سے لپٹے ہوئے
ذرّوں کی ضیاء کے صدقے
غار کے یار کی
عظمت کے وفا کے صدقے
دل میں اُٹھتے ہوئے طوفان میں
بے انت طلاطم آ جائے
میرے جذبات کی لَو
عرش کے پار
ترے اپنے نگر تک پہنچے
درد کی آنچ
تری گریٔ رحمت کو گوارا کر دے
اور پھر تو بھی
سرِ بام چلا آئے
کہ دلداری بسمل ہو جائے

میرے آنسو ۔ مری آہیں
ترا پیغام
یہ واپس لائیں
غم نہ کھا
ساتھ تمہارے ہم ہیں
ساتھ ساتھی کے ترے
ہم بھی ترے ساتھی ہیں

زندگی بخش یہ پیغام
لب یار سے نکلے
کہ محمدؐ کی رفاقت کو دوامی کر دے۔

(آمین)

تین دشمن

ہمارے صرف تین دشمن ہیں ،

- دشمنِ خدا
- دشمنِ رسول
- اور دشمنِ ازواج واصحابِ رسول

قائدِ احرار جانشینِ امیرِ شریعت
سید ابو معاویہ ابوذر بخاری
مدظلہٗ

تجزیہ:

مفتی محمد اسحٰق صدیقی کراچی

ایک نیا فتنہ

★★★★★★★★★★

امتِ مسلمہ کو بکثرت فتنوں سے سابقہ پڑ چکا ہے اور قیامت تک اسے بہت سے فتنوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ قرآن مجید نے امتِ محمدیہ علی صاحبہا الف الف تحیۃ کو آگاہ کر دیا تھا کہ امم سابقہ کی طرح اس امت کو بھی فتنوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اور وقتاً فوقتاً اس کے ایمان اور اس کی استقامت کا امتحان ہوتا رہے گا۔ اس آگاہی کا تقاضا یہ ہے کہ امت مؤمنہ ہمیشہ ہوشیار اور فتنوں سے مقابلہ کرنے اور انھیں کچلنے کے لئے تیار رہے۔

تاریخ اسلام میں جو اولین اور بدترین فتنہ پیدا ہوا وہ فتنہ شیعیت یا شیعہ مذہب کا ظہور ہے۔ اس کے بعد جتنے فتنے بھی پیدا ہوئے وہ درحقیقت اسی فتنے کے اثرات ذفروع اور اسی شجرۂ زقوم کے تلخ و مسموم آثار تھے۔ غور کیجئے کہ سب کا سلسلۂ نسب شیعیت ہی تک پہنچتا ہے۔ شیعیت اسلام کے خلاف ایک تحریک ہے۔ جس کے اصل بانی یہود ہیں۔ تیرہ سو برس سے یہ تحریک چل رہی ہے اور مختلف ادوار میں مختلف صورتوں میں نمودار ہوتی رہی۔ اس وقت یہ فتنہ خمینی کی صورت میں نمودار ہوئی ہے۔ یہ فتنہ اتنا شدید اور ہلاکت خیز ہے کہ اسلام کی تاریخ میں اس کی نظیر مشکل سے مل سکے گی۔ اس صدی میں فتنہ شیعیت کی یہ بطرز نو بیداری بھی یہود ہی کی فتنہ آفرینی اور فساد انگیزی کی رہین منت ہے۔ حکومت بنی اسرائیل اور امریکہ کے یہود نے دشمن اسلام خمینی کی پرورش کی اور انہیں اعیار گران کے ہاتھ سے انقلاب ایران برپا کر دیا اور وہاں شیعی الحادی نظام جاری کرایا۔ انقلاب ایران سراسر سلطنت بنی اسرائیل، امریکہ و روس کی مشترک کوشش کا نتیجہ ہے۔ اور آج بھی یہ طاقتیں نیز دنیا کے سب یہود ایران کی سرپرستی و اعانت کرتے ہیں۔

اس واقعہ کو ذہن میں مستحضر کر لینا چاہیئے کہ امریکہ اور یورپ کی مسیحی طاقتوں میں یہود کا اثر و رسوخ اس قدر زیادہ ہے کہ وہ ان کی پالیسی کا رخ اپنی مرضی اور اپنے مفاد کی جانب آسانی کے ساتھ موڑ لیتے ہیں فلسطین میں اسرائیلی حکومت قائم ہونے کے بعد یہود نے اپنے منصوبے کے دوسرے جزو کو

حاصل کرنے کی کوشش شروع کردی ہے۔ امریکہ، روس، فرانس، برطانیہ اور دیگر مغربی طاقتیں یہود کی اس کوشش میں اس کی معاون و مددگار اور اس کی رائے سے متفق ہیں۔

اس کا منصوبہ یہ ہے کہ جملہ اسلامی ممالک خصوصاً عرب پر شیعوں کو مسلط کردیا جائے۔ ان کے تسلط کے بعد یہود اور شیعہ ان ممالک کو آپس میں تقسیم کرلیں۔ اس طرح یہود اور شیعہ مل کر اسلام کو ختم کردیں اسی ناپاک منصوبے کو پورا کرنے کے لئے امریکہ، روس اور اسرائیل نے مل کر ایران میں انقلاب برپا کرایا۔ اور اس الحادی و نفاقی انقلاب پر اسلامی انقلاب کا لیبل لگایا۔ شاہ کو نکلوایا، خمینی کی پرورش کی، اس کے امیج کو ابھارا، پھر اسے ایران پر مسلط کیا، اسے شہ دے کر عراق پر حملہ کروایا، یہی وجہ ہے کہ امریکہ، روس اور یورپ کی دوسری بڑی طاقتیں خلیج کی جنگ کو ختم نہیں کرنا چاہتیں اور ہر طرح ایران کی امداد و اعانت کر رہی ہیں۔

اسلام کے خلاف یہود اور شیعوں کی اسی مشترکہ خوفناک سازش اور ان کے اسی ناپاک منصوبے کے مطابق انقلاب کے بعد سے ایران ہر سال حج کے موقعہ پر حرمین شریفین یعنی حرم مکہ اور حرم مدینہ خصوصاً حرم مکہ شریف میں خلفشار اور فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ حکومت ایران ایرانی کمانڈوز اور بہت سے شیعی عوام کو فساد انگیزی اور فتنہ آفرینی کی تربیت دے کر مکہ معظمہ بھیجتی ہے۔ اور ہر سال یہ لوگ وہاں انتشار پھیلا کر حرمت حرم کو پامال کرتے ہیں، اور مسلمان حجاج کو پریشانی میں مبتلا کرکے، فرائض کی ادائیگی میں مخل ہوتے ہیں۔

گزشتہ سال یعنی ۱۴۰۷ھ میں تو ایرانی شیعوں نے مسجد حرام پر باقاعدہ حملہ کیا، وہاں خمینی کی تصویر آویزاں کرنی چاہی۔ کعبہ شریف میں آگ لگانے اور اس پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا۔ ابرہہ کے اس ایرانی شیعی لشکر کی تعداد کئی ہزار تھی۔ انہوں نے حرم شریف میں خون ریزی کی، سعودی پولیس کے کئی جوانوں کو شہید کیا اور بہت سے سنی حجاج کو زخمی اور شہید کیا، سعودی پولیس نے بہت صبر و ہمت و استقامت سے کام لیا اور احترام حرم کی وجہ سے گولی نہیں چلائی بلکہ کوئی ہتھیار بھی استعمال نہیں کیا اور صرف تحمل سے ان اصحاب الفیل کو مسجد حرام میں داخل ہونے اور حرمت کعبہ کو پامال کرنے سے روکتے رہے۔ جب ان ملحدین فی الحرم کا زور بہت زیادہ ہوگیا تو سعودی پولیس نے مجبور ہوکر آنسو گیس پھینکی، اور سنی حجاج نے بھی ان کی مدافعت کی۔ جب ابرہہ کا لشکر منتشر ہوا۔ یہ واقعات مشہور و معروف

ہیں اوران کے لاکھوں عینی شاہد موجود ہیں۔ اس سال پھر خمینی حکومت نے اسی قسم کا لشکر تیار کرکے حج کے موقع پر بھیجنے کا ارادہ کیا ہے۔ جس کا اس نے اعلان بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بیت، حرم شریف اور خادم حرمین شریفین مملکت سعودیہ عربیہ کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

انقلاب ایران کے بعد ایرانی حکومت نے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے بلکہ بزعم خود تباہ کرنے کے لئے کیا کیا تدبیریں کی ہیں، اور کیسے کیسے خوف ناک جرائم و معاصی کا ارتکاب کیا ہے؟ اس کی فہرست خاصی طویل ہے۔ یہاں اس کی تفصیل بیان کرنا مقصود نہیں۔ چند امور کی طرف مختصر اشارہ صرف یاددہانی کے لئے کر دیا گیا، کیونکہ ہمارے سنی بھائی اسلام اور اہل اسلام کے ان دشمنوں کے تباہ کن اور خوف ناک کرتوتوں کو بہت جلد بھول جاتے ہیں۔ اس لئے اعداء اسلام کے دام فریب میں باربار پھنستے رہتے ہیں۔ ہماری اس خوش اخلاقی یا کمزوری سے فائدہ اٹھا کر دشمنان اسلام خصوصاً شیعہ ہمیں فریب دینے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اور اپنے باطل مقاصد حاصل کرنے کے لئے ہمیں سے امداد حاصل کرلیتے ہیں۔ اس قسم کے دام فریب کی ایک تازہ مثال یہاں پیش کی جاتی ہے اور اسی سے آگاہ کرنا مضمون کا اہم مقصد ہے۔

روزنامہ "جنگ" کراچی مورخہ ۵ر فروری ۱۹۸۸ء (جمعہ ایڈیشن) کی مندرجہ ذیل خبر ملاحظہ ہو۔

"لندن میں ایک 'سیمینار' 'پاکستان میں اسلامی انقلاب کے امکانات اور اس کا طریق کار' کے موضوع پر منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں انگلستان، امریکہ، سعودی عرب، لبعض افریقی ممالک میں آباد پاکستانی باشندے اور خود پاکستان سے گئے ہوئے دو درجن کے قریب افراد نے شرکت کی۔ سیمینار کا کلیدی خطبہ ڈاکٹر کلیم صدیقی نے پیش کیا بعدازاں جس پر طویل بحث ہوئی۔ ڈاکٹر صدیقی نے اپنے خطاب میں کہا:

'کفر کی عالمی طاقت کا مقابلہ صرف اسی وقت کیا جاسکتا ہے کہ دنیائے اسلام بھی متحد ہوجائے۔ دنیائے اسلام اس وقت تک متحد نہیں ہوسکتی جب تک مسلمانوں کے درمیان قومیتوں کی بنیاد پر بنی ہوئی قومی مملکتیں قائم ہیں۔'

"امت مسلمہ میں اتحاد صرف اسلام کی بنیاد پر پیدا ہوسکتا ہے اور اس کے

لئے ضروری ہے کہ قائم شدہ قومی مملکتوں کا خاتمہ کر دیا جائے اور قومی مملکتوں کا خاتمہ صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہر ملک اور ہر علاقے کے عوام امت کے ہر حصے میں اسلامی انقلاب برپا کریں اور اس سعی میں ہر علاقہ کے مسلمان ہر دوسرے علاقہ کے مسلمانوں کی مدد اور پشت پناہی کریں۔ حتیٰ کہ ایک عالمی تحریک وجود میں آجائے اور یکے بعد دیگرے امت کے ہر حصہ میں اسلامی حکومتیں قائم ہو جائیں "

خطبہ کے اس تمہیدی مضمون سے یہ بات بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ اس سیمینار کا مقصد تعمیری نہیں تھا بلکہ سراسر تخریبی تھا۔ اسلامی ممالک میں خلفشار پیدا کرنے، ہنگامے بپا کرنے اور فتنہ و فساد پھیلانے کی کھلی ہوئی دعوت دی جا رہی ہے۔ خطبۂ مذکور کی آواز صاف خمینی کے نعرۂ انقلاب کی صدائے بازگشت معلوم ہوتی ہے۔ آواز کی موجوں کی رفتار اسلامی نہیں ایرانی و عجمی ہے۔

اس خطبہ کا دوسرا جزو بھی ملاحظہ ہو۔

" اسلام کی مخالف جماعتوں، گروہوں اور طبقوں کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ مسلمان اب اتنے مکاتبِ فکر اور طبقوں میں بٹ چکے ہیں کہ ان کے درمیان اتحاد ممکن ہی نہیں رہ گیا ہے۔ حقیقت اس کے برخلاف ہے۔ اسلام میں دو بڑے مکاتبِ فکر پائے جاتے ہیں یعنی شیعہ اور سنّی۔ ان میں اختلافِ رائے سیاسی تھا جس نے تاریخی عوامل کے نتیجہ میں دینی اور فقہی شکل اختیار کر لی۔ شیعہ علماء اور عوام کا مسلک الگ ضرور تھا لیکن عملاً ان حضرات نے ہمیشہ سنّی علما اور سنّی عوام کے ساتھ اسلامی حکومتوں اور ان کے حکمرانوں کا ساتھ دیا ہے۔ یہاں تک کہ ۱۹۲۰ء میں جب عراق میں انگریزی فوجیں داخل ہوئیں تو نجف کے شیعہ علماء نے فتویٰ دیا کہ عثمانی خلیفہ کے حق میں جنگ کرنا عین جہاد ہے۔"

روزنامہ 'جنگ' میں اس خطبہ کا تعارف کرانے والے نے اسے بجا طور پر کلیدی خطبہ کہا ہے۔ اس کلید نے ایک طرف سیمینار کا افتتاح کیا تو دوسری طرف اس راز کو بھی کھول دیا کہ یہ سیمینار فتنۂ خمینی کا ایک جزو، ایران وحیفہ کا آفریدہ، اور اسلامی ممالک خصوصاً سعودی عرب کے خلاف

شیعی و یہودی سازش اور شرانگیزی کا ایک حصہ ہے۔ شیعہ سنی اختلافات کو صرف سیاسی یا صرف فقہی مجتہی فرعی کہنا، افسوس ناک غلط بیانی ہے۔ حیرت ہے کہ ایسی کھلی ہوئی غلط بیانی کی جسارت کیسے ہوئی! شیعوں اور سنیوں کے درمیان بنیادی عقائد میں اختلاف ہے۔ اہل سنت کا ایمان ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو آج تک ہر قسم کی تحریف و تبدیلی سے محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا مگر اس کے بالکل برخلاف شیعہ تحریفِ قرآن کے قائل ہیں اور اس پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ شیعہ ختمِ نبوت کے بھی منکر ہیں اور بارہ اشخاص کو نبیؐ کریم خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صاحبِ وحی و صاحبِ کتاب سمجھتے ہیں اور انہیں درجہ میں نبیؐ کریم خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر اور دوسرے انبیاء علیہم السلام سے افضل سمجھتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے اہم عقیدوں میں شیعہ اہلسنت سے اختلافات کرتے ہیں۔ ان اساسی و بنیادی اختلافات کے ہوتے ہوئے شیعہ سنی اختلافات کو معمولی اور فروعی کہنا کتنی کھلی ہوئی غلط بیانی ہے۔ ان بنیادی اختلافات کی بناء پر اہلِ سنت کے نزدیک شیعہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

شیعوں نے ہمیشہ اسلامی حکومتوں کے خلاف سازشیں کیں۔ اور اہلسنت کو دینی و دنیوی ہر قسم کے نقصانات پہنچانے کی کوشش میں مصروف رہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ چودہ سو برس کی مدت میں جتنی اسلامی حکومتیں تباہ ہوئیں، ان کی تباہی میں شیعوں کا ہاتھ ضرور رہا ہے۔ تاتاریوں سے گٹھ جوڑ کر کے اور اندرونی طور پر سازشوں کا جال پھیلا کر انہوں نے خلافتِ عباسیہ کو تباہ کیا، خلافتِ ترکیہ کے مٹانے میں بھی شیعوں نے یہود سے گٹھ جوڑ کر کے بہت بڑا اور اہم حصہ لیا۔ مغلیہ حکومت بھی انہیں کی سازشوں سے ختم ہوئی اور وہ آج کل یہود سے گٹھ جوڑ کر کے پاکستان اور عرب کی اسلامی حکومتوں خصوصاً سعودی عرب کی بربادی کے درپے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب حکومتوں کو شیعوں اور یہود اور جملہ دشمنانِ اسلام کے شر سے محفوظ رکھے۔ اور اب تو شیعہ کھلم کھلا حرمِ کعبہ اور خود بیت اللہ کی بے حرمتی کرنے کے درپے ہیں۔ گزشتہ سال اس گناہِ عظیم بلکہ کفر بواح کا ارتکاب کر چکے ہیں اور اس سال حج کے موقعہ پر پھر اس کا ارادہ کر رہے ہیں۔

ان بدیہی واقعات کے باوجود یہ کہنا کہ "شیعوں نے ہمیشہ اسلامی حکومتوں کا ساتھ